مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

اھل السنۃ

للتحقیق الکتب و الطباعۃ و النشر

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

قبر کی زندگی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

قبر کی زندگی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

عالَمِ برزخ میں منتقلی

برادرانِ اسلام! بحیثیت مسلمان ہمارا یہ عقیدہ وایمان ہے، کہ اس دنیا میں ہر شخص ایک مقرّرہ وقت تک رہے گا، اس کی عمر محدود ہے، جس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوگی، اس کے بعد اس کی موت واقع ہوجائے گی، اور وہ اس دنیا سے کُوچ کر کے عالَمِ بَرزخ کی طرف منتقل ہوجائے گا، جسے عام طَور پر قبر کی زندگی کہا جاتا ہے۔

مرنے والے سے قبر کا سُلوک

عزیزانِ محترم! مرنے والا شخص اگر بندۂ مؤمن اور نیک ہے، تو قبر اس کا خوشی سے استقبال کرتی ہے، اس کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آتی ہے، اس کی قبر کو حدِّ نگاہ تک وسیع کردیا جاتا ہے، اس شخص کو جنّتی لباس پہنایا جاتا ہے، اس کی قبر میں

جنّتی فرش بچھایا جاتا ہے، نیز اسے جنتیوں کا سا پروٹوکول (Protocol) اور سُہولیات مہیّا کی جاتی ہیں!۔

اس کے برعکس مرنے والا شخص اگر فاسِق وفاجِر، گنہگار یا کافر ہے، تو اس کی قبر ناپسندیدگی اور بیزاری کا اظہار کرتی ہے، اسے اس قدر زور سے دباتی ہے، کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر باہم پیوست ہو جاتی ہیں، فرشتے اسے لوہے کی سلاخوں (Iron Rods) سے مارتے ہیں، اس کی قبر میں جہنّم کی ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے، اور روزِ حشر تک اسے مختلف قسم کے عذاب میں مبتلا رکھا جاتا ہے!۔

قبر کی پکار

حضراتِ گرامی قدر! آج ہمارے شب وروز غفلت کی نذر ہو رہے ہیں، ہم دنیا کی رنگینیوں اور عیش کوشیوں میں پڑے ہیں، ہمیں اپنی موت اور آخرت کی شاید کوئی فکر نہیں! جبکہ ہماری زندگی کا ہر گزرتا لمحہ، ہمیں اپنی موت سے قریب کر رہا ہے! جب اس دنیا میں ہمارا وقت پورا ہو جائے گا، ہماری زندگی تمام ہو جائے گی، موت کا فرشتہ فوراً ہماری رُوح قبض کرلے گا، اور ہمیں منوں مٹی تلے قبر میں دفن کر دیا جائے گا!۔

آج ہم اپنی موت اور قبر کو بھلا بیٹھے ہیں، جبکہ ہماری قبر ہمیں روزانہ یاد کرتی ہے، ہمیں یاد دہانی کرواتی ہے کہ اے غافل انسان! ایک دن تمہیں میرے پاس آنا ہے! اور میری تاریکی، وحشت اور ہولناکی کا سامنا کرنا ہے! لہذا موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جانو! اور میرا سامنا کرنے کے لیے تیاری کرو! اگر تم صاحبِ ایمان ہوئے، اور تمہارے اعمال اچھے ہوئے، تو میں تمہیں خوش آمدید کہوں گی، اور تمہارے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آؤں گی! اور اگر تم گنہگار یا کافر ہوئے تو تمہیں میرے اندر عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا!۔

قبر کی اس پکار کے بارے میں حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى القَبْرِ يَوْمٌ إِلاَّ تَكَلَّمَ فَيَقُولُ: أَنَا بَيْتُ الغُرْبَةِ، وَأَنَا بَيْتُ الوَحْدَةِ، وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ، وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ، فَإِذَا دُفِنَ العَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ القَبْرُ: مَرْحَباً وَأَهْلاً، أَمَا إِنْ كُنْتَ لأَحَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ، فَإِذْ وُلِّيتُكَ اليَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ، فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ! [قَالَ]: فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ، وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الجَنَّةِ. وَإِذَا دُفِنَ العَبْدُ الفَاجِرُ أَوِ الكَافِرُ، قَالَ لَهُ القَبْرُ: لَا مَرْحَباً وَلَا أَهْلاً! أَمَا إِنْ كُنْتَ لأَبْغَضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ، فَإِذْ وُلِّيتُكَ اليَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ، فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ! -قَالَ-: فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ، وَتَخْتَلِفَ أَضْلاَعُهُ!»[1].

"قبر روزانہ کلام کرتی ہے اور کہتی ہے کہ "میں غربت اور تنہائی کا گھر ہوں، میں خاک اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں"، پھر جب کوئی بندۂ مؤمن اس میں دفن ہوتا ہے تو خوشی سے اس کا استقبال کرتی ہے (اور کہتی ہے) کہ "میری پشت پر چلنے والے لوگوں میں تُو مجھے بڑا پیارا تھا، اب تو میری طرف آگیا ہے، تو میں تیری نگہبان ہوں! تُو اپنے ساتھ میرے حُسنِ سُلوک کو دیکھے گا! پھر قبر حدِّ نگاہ تک وسیع ہوجاتی ہے، اور اس کے لیے جنّت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور جب کوئی گنہگار یا کافر شخص قبر میں جاتا ہے، تو قبر اسے کہتی ہے کہ "تیرے آنے کی نہ کوئی خوشی ہے نہ استقبال! بلکہ جو لوگ (اپنی زندگی میں) میری پُشت پر چلتے تھے، تُو ان میں مجھے ناپسند تھا، اب تُو میرے حوالے اور میری گود میں ہے،

(١) "سنن الترمذي" أبواب صفة القيامة، ر: ٢٤٦٠، صـ٥٦٠، ٥٦١.

لہذا میں تیرا جو حشر کروں گی، تو دیکھے گا"، پھر اس گنہگار شخص کو قبر زور سے دباتی ہے، جس کے باعث اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر خلط ملط اور باہم پیوست ہو جاتی ہیں!"۔

قبر... آخرت کی پہلی منزل

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر کے پاس آتے، تو اس قدر روتے کہ آپ کی داڑھی شریف آنسوؤں سے تر ہو جاتی، ایک بار آپ سے عرض کی گئی، کہ جنّت اور دوزخ کا ذکر کر کے تو آپ اتنا نہیں روتے، تو پھر قبر کے مُعاملے میں اس قدر گریہ وزاری کیوں؟! سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا، کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ القَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ»[1] "قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے، اگر کوئی اس سے نجات پا گیا تو بعد والا مُعاملہ اس سے آسان ہو گا، اور اگر اس سے نجات نہ ہوئی، تو بعد والا مُعاملہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو گا"۔

قبر... جنّت کا باغ یا جہنّم کا گڑھا؟

حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّمَا القَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الجَنَّةِ، أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ»[2] "یقیناً قبر جنّت کا باغ ہے، یا (پھر اعمالِ بد کی صورت میں) جہنّم کا گڑھا ہے!"۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ لقمۂ اجل بننے سے پہلے، اپنی قبر اور آخرت کا ساماں کریں، نیک اعمال کریں، پنجوقتہ نماز باجماعت اور روزوں کا اہتمام کریں،

---

(١) المرجع نفسه، أبواب الزهد، ر: ٢٣٠٨، صـ٥٢٩.

(٢) المرجع السابق، أبواب صفة القيامة، ر: ٢٤٦٠، صـ٥٦١.

پابندی سے ہر سال زکاۃ ادا کریں، جو صاحبِ استطاعت ہیں وہ فریضۂ حج ادا کریں، ناپ تول میں کمی اور اشیاء میں ملاوَٹ سے گریز کریں، جھوٹ، چُغلی، غیبت، حسد، وعدہ خلافی، بداَخلاقی، اور امانت میں خیانت سے بچیں، نیز شراب نوشی، بدکاری، سُود خوری، نیز ہر قسم کے ظلم وزیادتی سے کوسوں دُور رہیں!۔

قبر میں نیک لوگوں کا طرزِ عمل

عزیزانِ مَن! جب اللہ عزّوجلّ کے نیک اور پرہیزگار بندے وفات پاتے ہیں، تو انہیں قبر میں غروبِ آفتاب کا وقت نظر آتا ہے، انہیں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ان کی نمازِ عصر قضا ہونے والی ہے، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ، مُثِّلَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا، فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ، وَيَقُولُ: دَعُونِي أُصَلِّي»[1] "جب میّت قبر میں پہنچتی ہے، تو اُسے سورج غروب ہوتا دکھائی دیتا ہے، وہ آنکھیں مَلتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے، اور کہتا ہے کہ مجھے چھوڑو، نماز پڑھ لینے دو!"۔

میرے محترم بھائیو! ایک طرف اللہ تعالی کے وہ نیک بندے جنہیں مرنے کے بعد بھی اپنی نمازوں کی فکر ہے، اور دوسری طرف ہم ہیں کہ دنیا میں رہنے کے باوُجود، اپنی قضا ہوتی نمازوں کی پرواہ نہیں کرتے!، ہم لوگ دنیاوی مَشاغل اور دنیاداری کے باعث غافل ہوچکے ہیں، اپنے کام دھندوں اور کھیل کود کے باعث ہمیں نماز کے لیے فرصت کے لمحات میسّر نہیں آتے!۔ ع

(١) "سنن ابن ماجه" كتاب الزُهد، ر: ٤٢٧٢، ٢/ ١٤٢٨.

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے!
جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے — مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے!
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے — جو معمور تھے وہ محل اب ہیں سُونے!
یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا — ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا!
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا — تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا!
کوئی تیری غفلت کی ہے انتہاء — جنوں چھوڑ کر اب ہوش میں آ جا!
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے!

یاد رکھیے! اگر موت سے پہلے، اور تنگ و تاریک اور گہری قبر میں اترنے سے قبل، ہم نے اپنی اِصلاح نہ کی، خود کو پنجوقتہ نماز کا پابند نہ بنایا، اور فرائض و واجبات میں سُستی، کاہلی اور غفلت برتنے کا یہ سلسلہ فوری طور پر ختم نہ کیا، تو جہنّم کا "ھَب ھَب" نامی کنواں انتظار میں ہے! نمازوں کی پرواہ نہ کرنے والوں کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے: ﴿فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا﴾[1] "تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلف آئے، جنہوں نے اپنی نمازیں گنوائیں، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے، تو عنقریب وہ دوزخ میں "غَیّ" کا جنگل پائیں گے"۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ "غَیّ" سے متعلق فرماتے ہیں کہ "غَیّ" جہنّم میں ایک وادی کا نام ہے، جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے، جس کا نام "ہب ہب" ہے، جب جہنّم کی آگ

---

(۱) پ ۱٦، مریم: ۵۹.

بجھنے پر آتی ہے، تو اللہ رب العالمین اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے، جس سے وہ بدستور (پہلے کی طرح) بھڑکنے لگتی ہے، یہ کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سُود خوروں اور ماں باپ کے نافرمانوں کے لیے ہے"[1]۔

سوالاتِ قبر کا مرحلہ

حضراتِ گرامی قدر! تدفین سے فارغ ہو کر جب لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں، تو سوال وجواب کے لیے قبر میں نہایت ڈراؤنی اور ہیبت ناک شکل کے دو ۲ فرشتے آتے ہیں، جنہیں منکر نکیر کہا جاتا ہے، اُن کے بدن کی رنگت سیاہ ہے، ان کی آنکھیں سیاہ اور نیلی ہیں، جو سائز (Size) میں دیگ کے برابر ہیں، اور اُن سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں، ان کے مُہیب وخوفناک بال سر سے پاؤں تک لٹکے ہوئے ہیں، اُن کے دانت کئی ہاتھ لمبے ہیں، وہ اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے قبر میں آئیں گے، مردے کو جھنجھوڑ کر بٹھائیں گے، اور نہایت سختی کے ساتھ کرخت آواز میں اس سے تین ۳ سوال کریں گے: (۱) تیرا رب کون ہے؟ (۲) تیرا دین کیا ہے؟ (۳) اور تیرا نبی کون ہیں؟"[2]۔

حضرت سیّدنا بَراء بن عازِب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیتِ مبارکہ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾[3] "اللہ ایمان والوں کو دنیا وآخرت کی زندگی میں حق پر ثابت قدم رکھتا

---

(۱) "بہارِ شریعت" نماز کا بیان، حصّہ سوم ۳، ۱/۴۳۴۔

(۲) ایضاً، عالَمِ برزخ کا بیان، حصّہ اوّل، ۱/۱۰۶، ۱۰۷، ملخصاً۔

(۳) پ ۱۳، إبراهيم: ۲۷.

ہے "کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: «فِي القَبْرِ إِذَا قِيلَ لَهُ: (١) مَنْ رَبُّكَ؟ (٢) وَمَا دِينُكَ؟ (٣) وَمَنْ نَبِيُّكَ؟»[1] "(اس آیتِ مبارکہ میں) قبر میں (اُس وقت کلمۂ حق پر ثابت قدمی مراد ہے، جب صاحبِ قبر سے یہ) سُوالات پوچھے جائیں گے: (۱) تیرا رب کون ہے؟ (۲) تیرا دین کیا ہے؟ اور (۳) تیرا نبی کون ہیں؟"۔

قبر میں مسلمان اور کافر کے جوابات

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! مرنے والا شخص اگر نیک، صالح اور مسلمان ہے، تو وہ احسن انداز میں سوالاتِ قبر کے جواب دے کر سُرخرو ہوگا، حضرت سیّدنا براء بن عازِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَيَقُولَانِ لَهُ: وَمَا عِلْمُكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ، فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ، فَيُنَادِي مُنَادٍ فِي السَّمَاءِ: أَنْ صَدَقَ عَبْدِي، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَاباً إِلَى الْجَنَّةِ!».

"پھر اُس بندۂ مؤمن کی رُوح اس کے جسم میں لَوٹا دی جاتی ہے، اور اس کے پاس دو۲ فرشتے آتے، اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا رب اللہ ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے، (اس کے بعد) فرشتے اس سے پوچھتے ہیں: دنیا میں تم اس شخصیت

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب تفسير القرآن، ر: ٣١٢٠، صـ٧٠٥.

(نبیٔ کریم ﷺ) کے بارے میں کیا کہتے تھے، جو تم میں بھیجے گئے تھے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: "یہ اللہ کے رسول ہیں، وہ پوچھتے ہیں: تمہیں کیسے پتا چلا؟ وہ جواب دیتا ہے: میں نے قرآنِ حکیم پڑھا، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ پھر آسمان سے ندا آئے گی کہ میرے بندے نے سچ کہا ہے، اس کے لیے جنّت کا بچھونا بچھاؤ، اسے جنّتی لباس پہناؤ، اور اس کے لیے جنّت کا دروازہ کھول دو!"۔

تاجدارِ رسالت ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا: «فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا، وَطِيبِهَا، وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ» "پھر اسے جنّت کی ہوا اور خوشبو آئے گی، اور اس کی قبر تا حدِّ نظر وسیع کر دی جائے گی"۔

نیز یہ بھی ارشاد فرمایا: «وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ، حَسَنُ الثِّيَابِ، طَيِّبُ الرِّيحِ، فَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ! هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ، فَيَقُولُ لَهُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ! فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ، فَيَقُولُ: رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ!»[1] "پھر ایک خوبصورت چہرے، اچھے لباس والا، خوشبو دار شخص اس کے پاس آکر کہے گا: میں تمہیں ایسی بِشارت دیتا ہوں جو تمہیں خوش کر دے گی! یہ وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا! بندۂ مؤمن پوچھتا ہے: آپ کون ہیں؟ آپ کے چہرے سے تو خیر کے آثار ظاہر ہوتے ہیں، تو وہ جواب دیتا ہے: میں تمہارا نیک عمل ہوں (اس پر جنّتی شخص نعمتوں کو دیکھ کر شَوق سے) کہتا ہے: یا رب! قیامت قائم فرما!"۔

اور اگر صاحبِ قبر کافر و مشرک ہوا تو وہ جوابات دینے میں ناکام رہے گا،

---

(١) "مسند الإمام أحمد" حديث ...إلخ، ر: ١٨٥٣٤، ٣٠/ ٥٠٠، ٥٠١.

بلکہ عذابِ قبر پائے گا، اس بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ، فَأَفْرِشُوا لَهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَاباً إِلَى النَّارِ، فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا، وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ، وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ، قَبِيحُ الثِّيَابِ، مُنْتِنُ الرِّيحِ فَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ، هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ، فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالشَّرِّ، فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ، فَيَقُولُ: رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ!»[1].

"پھر اس کی روح جسم میں لوٹا دی جاتی ہے، اور دو۲ فرشتے آکر اسے بٹھاتے ہیں، اور پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے افسوس مجھے نہیں معلوم! پھر وہ پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے افسوس میں نہیں جانتا! پھر وہ پوچھتے ہیں کہ دنیا میں اس شخصیت کے بارے میں تم کیا کہا کرتے تھے، جو تم میں بھیجے گئے؟ تو وہ جواب میں کہتا ہے: ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا! پھر آسمان سے ایک مُنادی اعلان کرتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا، اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور جہنّم کا دروازہ کھول دو، لہذا جہنّم کی سخت گرمی اسے آپہنچتی ہے، اس پر قبر تنگ ہوجاتی ہے، یہاں تک کہ اس کی پسلیاں بِکھر جاتی ہیں، پھر اس کے

---

(١) المرجع نفسه، صـ٥٠٢، ٥٠٣.

پاس ایک بدصورت، گندے کپڑوں اور انتہائی ناگوار بدبو والا شخص آکر کہتا ہے: میں تجھے ایسی خبر دیتا ہوں جو تجھے غمگین کر دے گی (جان لو!) یہ وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا! تو وہ اس سے پوچھتا ہے: تم کون ہو؟ تمہارے چہرے سے تو شر ٹپکتا ہے، وہ جواب دیتے ہوئے کہتا ہے: میں تیرا دنیا میں کیا ہوا خبیث عمل ہوں، تو وہ مُردہ کہتا ہے: اے میرے رب قیامت قائم مت کرنا!"۔

مُردوں کی قوّتِ سماعت اور مُشاہدہ

عزیزانِ مَن! قبر کی زندگی اور سوالاتِ قبر سے متعلق ایک صحیح حدیث میں ہے، کہ موت کے بعد مرنے والے شخص کی قوّتِ سماعت اور نظر اس قدر تیز ہو جاتی ہے، کہ وہ منوں مٹی تلے ہونے کے باوُجود اپنے عزیز واَقارب کی جُوتیوں کی آہٹ تک سنتا ہے، اور جنّت ودوزخ میں اپنا ٹھکانہ تک دیکھ لیتا ہے، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الْعَبْدَ، إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ -قَالَ-: يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ -قَالَ-: فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ -قَالَ-: فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَداً مِنَ الْجَنَّةِ».

"جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے، اور اس کے اصحاب (رشتہ دار اور دوست اَحباب وغیرہ تدفین سے فارغ ہو کر) واپس چلے جاتے ہیں، تو وہ بندہ (مرنے والا شخص) ان کی جُوتیوں کی آہٹ سنتا ہے، پھر اس کے پاس دو ۲ فرشتے آکر اسے بٹھاتے ہیں، اور (حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا چہرۂ اقدس دِکھا کر) اس سے کہتے ہیں کہ تو (دنیا) میں اس شخصیت کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ اگر مؤمن ہو گا تو وہ کہے گا، کہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، (پھر) اس سے کہا جائے گا، کہ تم دوزخ میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھو، اللہ تعالی نے تمہارے اس ٹھکانے کو جنّت کے ٹھکانے سے بدل دیا ہے"۔

نبئ کریم ﷺ نے مزید یہ بھی ارشاد فرمایا: «فَيَرَاهُمَا جَمِيعاً»[1] "وہ شخص (جنّت اور دوزخ کے) دونوں ٹھکانے دیکھے گا" ع

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے

جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی[2]

روزِ قیامت تک اچھے یا بُرے ٹھکانے کا پیش کیا جانا

عزیزانِ محترم! قبر کی زندگی اور مُعاملات میں سے ایک اہم بات یہ بھی ہے، کہ مرنے والا چاہے جنّتی ہو یا جہنّمی، مسلمان ہو یا کافر، ہر وقت اور ہر روز اس کا ٹھکانہ اسے دکھایا جاتا ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ -قَالَ-: ثُمَّ يُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[3] "جب کوئی شخص فوت ہوتا ہے، تو اس پر صبح وشام اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے، اگر وہ جنّتی ہے تو جنّت میں ٹھکانہ، اور دوزخیوں میں سے ہے تو دوزخ میں اس کا ٹھکانہ اسے دکھایا جاتا ہے،

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الجنّة وصفة ...إلخ، ر: ٧٢١٦، صـ١٢٤٣.

(٢) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، عرش حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی، صـ۱۵۲۔

(٣) "صحيح مسلم" كتاب الجنّة وصفة ...إلخ، ر: ٧٢١٢، صـ١٢٤٢.

اور اس سے کہا جاتا ہے، کہ یہ تمہارا وہ ٹھکانہ ہے جس کی طرف قیامت کے دن، تمہیں لے جایا جائے گا"۔

قبر میں مؤمن اور کافر کی زندگی کا فرق

حضراتِ محترم! قبر میں مؤمن اور کافر کے طرزِ زندگی میں، زمین وآسمان جیسا فرق ہے، بندۂ مؤمن کی قبر وسیع، کُشادہ، روشن، منوّر اور جنّتی باغ ہوتی ہے، جبکہ کافر کی قبر انتہائی تنگ، تاریک، ہولناک اور جہنّم کا گڑھا ہوتی ہے، جس کی تپش سے وہ دن رات جُھلستا رہتا ہے، اور اس پر مُسلط کیے گئے سانپ بچھو اسے ڈستے رہتے ہیں، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، سرورِ کائنات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ فِي قَبْرِهِ لَفِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ، وَيُرْحَبُ لَهُ قَبْرُهُ سَبْعُونَ ذِرَاعاً، وَيُنَوَّرُ لَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، أَتَدْرُونَ فِيمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴾[1] أَتَدْرُونَ مَا الْمَعِيشَةُ الضَّنْكَةُ؟».

"مؤمن کی قبر ایک سبز باغ ہوتا ہے، اس کی قبر ستّر ۷۰ ہاتھ کُشادہ کر دی جاتی ہے، اور اسے چودھویں ۱۴ رات کے چاند کی طرح روشن کیا جاتا ہے (پھر فرمایا کہ) کیا تم جانتے ہو کہ آیتِ مبارکہ: "(جس نے میری یاد سے منہ پھیرا) تو یقیناً اس کے لیے تنگ زندگانی ہے، اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے "کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟ اور تنگ زندگانی سے کیا مراد ہے؟" صحابۂ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں!۔

---

(١) پ١٦، طه: ١٢٤٢٧.

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «عَذَابُ الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهُ يُسَلَّطَ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّيناً، أَتَدْرُونَ مَا التِّنِّينُ؟ سَبْعُونَ حَيَّةً، لِكُلِّ حَيَّةٍ سَبْعُ رُؤُوسٍ يِلْسَعُونَهُ، وَيَخْدِشُونَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»[1] "یہ قبر میں کافر کے عذاب کے بارے میں ہے، اس ربِّ ذوالجلال کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! کافر پر قبر میں ننانوے ۹۹ اژدہے (Dragons) مُسلّط کیے جائیں گے، کیا تم جانتے ہو کہ یہ اژدہا کیسا ہے؟ ان میں سے ہر ایک ستّر ۷۰ سانپوں پر مشتمل ہوگا، جن میں سے ہر سانپ کے سات ۷ سَر ہوں گے، جس سے وہ اسے کاٹیں گے اور نوچیں گے، اور ایسا اس کے ساتھ قیامت تک ہوتا رہے گا!"۔

عذابِ قبر برحق ہے

برادرانِ اسلام! عذابِ قبر حق ہے، اور یہ جسم ورُوح دونوں پر ہوتا ہے، اس کا انکار گمراہی اور ضلالت ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا﴾[2] "آگ جس پر صبح وشام پیش کیے جاتے ہیں" اور جَلائے جاتے ہیں۔

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ -قَالَ-: «نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ»[3] "اللہ ایمان والوں کو حق پر ثابت قدم رکھتا ہے" یہ آیت عذابِ قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے"۔

---

(١) "صحيح ابن حِبّان" كتاب الجنائز ...إلخ، ر: ٣١٢٢، ٧/ ٣٩٢.

(٢) پ٢٤، غافر: ٤٦.

(٣) "صحيح مسلم" كتاب الجنّة وصفة ...إلخ، ر: ٧٢١٩، صـ١٢٤٤.

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «مَا زِلْنَا نَشُكُّ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ حَتَّى نَزَلَتْ: ﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾»[1] "پہلے پہل ہمیں عذابِ قبر میں شک تھا، یہاں تک کہ سورۂ تکاثُر نازِل ہوئی" جس کے باعث ہمارے دِلوں میں عذابِ قبر کے مُعاملے میں کوئی شک وشُبہ باقی نہ رہا!۔

حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عذابِ قبر (ہونے یا نہ ہونے) کے بارے میں سوال کیا، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «نَعَمْ، عَذَابُ الْقَبْرِ!» "ہاں عذابِ قبر ہوتا ہے!" حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے دیکھا، کہ جب بھی رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز پڑھی تو عذابِ قبر سے پناہ طلب کی"[2]۔

اگر عذابِ قبر برحق نہ ہوتا، تو حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اس سے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی پناہ مانگنے کا حکم ارشاد نہ فرماتے، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «أَيُّهَا النَّاسُ! اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ؛ فَإِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ!»[3] "اے لوگو! عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگو؛ یقیناً عذابِ قبر برحق ہے!"۔

اسی طرح رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اپنی سماعت اور چشمانِ نبوّت سے یہود کا عذابِ قبر مُلاحظہ فرمانا، بھی عذابِ قبر کی ایک اہم دلیل ہے، ایک صحیح حدیث میں

(١) "سنن الترمذي" أبواب تفسير القرآن، ر: ٣٣٥٥، صـ٧٦٦.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الجنائز، ر: ١٣٧٢، صـ٢٢٠.

(٣) "مسند الإمام أحمد" مسند النساء، ر: ٢٤٥٢٠، ٤١/٦٦، ٦٧.

حضرت سیّدنا ابوایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان فرماتے ہیں، کہ سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم غروبِ آفتاب کے بعد باہر تشریف لائے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک آواز سُنی تو ارشاد فرمایا: «يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا»[1] "یہود کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے!"۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عذابِ قبر سے متعلق، اہلِ سنّت وجماعت کا عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ "عذابِ قبر حق ہے، اور یونہی تنعیم (انعام) قبر حق ہے، اور دونوں جسم ورُوح دونوں پر ہیں۔ جِسم اگرچہ گل جائے، جل جائے، خاک ہو جائے، مگر اُس کے اَجزائے اَصلیہ قیامت تک باقی رہیں گے، وہ مُوردِ عذاب وثواب ہوں گے"[2]۔

عذابِ قبر سے پناہ مانگتے رہیے!

حضراتِ گرامی قدر! تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے متعدّد مقامات پر بارہا عذابِ قبر سے پناہ مانگی، اور اپنے امّتیوں کو بھی اس کی تلقین فرمائی، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا روایت فرماتی ہیں، کہ نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نماز میں یہ دعا کرتے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ! وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ! وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَحْيَا وَفِتْنَةِ المَمَاتِ!»[3] "اے اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں! مسیحِ دجّال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں! اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں!"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الجنّة وصفة ...إلخ، ر: ٧٢١٥، صـ١٢٤٣.

(۲) "بہارِ شریعت" عالَمِ بَرزخ کا بیان، حصّہ اوّل، ۱/۱۱۱، ۱۱۲۔

(٣) "صحيح البخاري" كتاب الأذان، ر: ٨٣٢، صـ١٣٥.

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ»[1] "عذابِ جہنّم اور عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے رہو!"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْأَخِيرِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ: (١) مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، (٢) وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، (٣) وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، (٤) وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ»[2] "جب تم میں سے کوئی آخری تشہّد سے فارغ ہو، تو چاہیے کہ چار ۴ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے: (۱) جہنّم کے عذاب سے، (۲) قبر کے عذاب سے، (۳) زندگی اور موت کے فتنے سے، (۴) اور مسیح دجّال کے فتنے سے"۔

میرے محترم بھائیو! جو لوگ عذابِ قبر کا انکار کرتے ہیں، انہیں چاہیے کہ اس بات پر خوب غَور وفکر کریں، اور سوچیں کہ اگر دینِ اسلام میں عذابِ قبر کی کوئی حقیقت نہ ہوتی، تو رحمتِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے اللہ جلّ جلالہ کی پناہ مانگنے کی تلقین کیوں فرماتے؟!

یقیناً عذابِ قبر برحق ہے، اور اس بارے میں حضور نبئ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات بھی حق ہیں، عذابِ قبر سے متعلق اگر ہم یہ عقیدہ نہ رکھیں، تو نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عذابِ قبر سے پناہ مانگنے کی تلقین کرنا (معاذ اللہ!) فضول ولَغو قرار پائے گا، جبکہ اللہ ربّ العزّت نے تو مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں یہاں تک

(١) "سنن الترمذي" باب في الاستعاذة، ر: ٣٦٠٤، صـ٨٢١.

(٢) "سنن ابن ماجه" كتاب إقامة الصلاة والسنّة فيها، ر: ٩٠٩، ١/ ٢٩٤.

ارشاد فرمایا: ﴿ وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى ؕ﴿۳﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى ﴾[۱] "رسولِ اکرم ﷺ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، بلکہ وہی کہتے ہیں جواِن پر وحی کی جاتی ہے"۔ یعنی آپ ﷺ اپنی خواہش سے کوئی بات فرماتے ہی نہیں، بلکہ جو کچھ فرماتے ہیں، وحیٔ الٰہی ہوتی ہے![۲]۔

عذابِ قبر سے محفوظ رہنے والے خوش نصیب لوگ

عزیزانِ مَن! ہماری انتہائی خوش نصیبی ہے، کہ اللہ ربّ العالمین نے ہمیں اپنے حبیب کریم ﷺ کی امّت میں پیدا فرمایا! پھر چھوٹے چھوٹے اور انتہائی آسان اعمال پر بخشش ومغفرت کے پروانے، اور عذابِ قبر سے محفوظ ومامون رہنے کی نوید اور خوشخبری سنائی! یہ سب خالقِ کائنات عزّوجلّ کا ہم پر احسانِ عظیم ہے! حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الجُمُعَةِ، إِلَّا وَقَاهُ اللهُ فِتْنَةَ القَبْرِ»[۳] "جس نے جمعہ کے دن یارات میں وفات پائی، اللہ عزّوجلّ اُسے فتنۂ قبر (یعنی قبر کے امتحان اور عذاب) سے محفوظ رکھے گا!"۔

عذابِ قبر سے بچانے اور نجات دلانے والی سورتِ قرآنی

میرے محترم بھائیو! سورۂ مُلک ۳۰ آیات پر مشتمل، قرآنِ پاک کی ایک سورت ہے، اس کی تلاوت، عذابِ قبر سے نَجات دلاتی ہے، حضرت سیّدنا

---

(۱) پ۲۷، النجم: ۳، ٤.

(۲) دیکھیے! "تفسیر خزائن العرفان" پ۲۷، النجم، زیرِ آیت: ۴، صـ۹۶۹۔

(۳) "سنن الترمذي" أبواب الجنائز، ر: ۱۰۷٤، صـ۲٥۹.

ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ ایک صحابی نے کسی قبر پر خیمہ نصب کیا، مگر انہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے، اسی اِثناء میں اس قبر سے سورۂ ملک پڑھنے کی آواز آنے لگی، وہ صحابی حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اور سارا واقعہ گوش گزار کیا، (اسے سننے کے بعد) سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ!»[1] "یہ سورت عذاب کو روکنے والی ہے، نَجات دِلانے والی ہے، یہ سورت اپنے پڑھنے والے کو عذابِ قبر سے بچاتی ہے"۔

عذابِ قبر کا باعث بننے والی ایک عُمومی وجہ

حضراتِ ذی وقار! بعض لوگ پیشاب کرتے وقت اس کے چھینٹوں یا قطروں سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے، اُن کا یہ فعل جہاں کپڑوں کی ناپاکی کا سبب بنتا ہے، وہیں مرنے کے بعد عذابِ قبر کا بھی باعث بنتا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ»[2] "عذابِ قبر زیادہ تر پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ) سے ہوتا ہے"۔

پیشاب کے چھینٹوں یا قطروں سے بچنا کوئی دُشوار یا محنت طلب کام نہیں، بس ذرا سی احتیاط برتنے سے ہم اپنے کپڑوں کو ناپاک ہونے، اور اپنے جسم ورُوح کو عذابِ قبر کا شکار ہونے سے بچا سکتے ہیں، لہذا اس مُعاملے میں ذرا سی بھی غفلت اور کوتاہی نہ برتیں، ورنہ مرنے کے بعد قبر میں عذابِ الٰہی کا سامنا ہو سکتا ہے!۔

---

(١) المرجع نفسه، أبواب فضائل القرآن ...، ر: ٢٨٩٠، صـ٦٥٠.
(٢) "سنن ابن ماجه" كتاب الطهارة وسُننها، ر: ٣٤٨، ١/ ١٢٥.

دعا

اے اللہ! ہماری قبر کو روشن، منوّر اور کشادہ فرما، اسے جنّت کا باغ بنا، ہمیں قبر کی وحشتوں، ہولناکیوں اور تاریکیوں سے بچا، ہمیں عذابِ قبر سے محفوظ رکھ، ہمیں غفلت سے نَجات عطا فرما، قبر کی تیاری کی توفیق مَرحمت فرما، اسے روز یاد کر کے آخرت کا جذبہ وسوچ عنایت فرما، ہمیں نیک بنا، اچھے اعمال کی توفیق عطا فرما، گناہوں سے بچا، فرائض وواجبات کی پابندی کی توفیق عطا فرما، اور اچھا سچّا اور باعمل مسلمان بنا۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی

وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فِلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.